جلد ۳ | ۳ر ظہور ۱۳۲۸ ہش | ۳ر اگست ۱۹۴۹ء | نمبر ۱۷۶

اگر ہم نجات چاہتے ہیں تو ہمیں تمام اختلافات مٹا کر یک دل اور یک جان ہو جانا چاہیئے

باشندگان مغربی پنجاب سے ہز ایکسلنسی سردار عبد الرب نشتر کا خطاب

لاہور ۲ر اگست۔ مغربی پنجاب کے نئے گورنر ہز ایکسلنسی سردار عبد الرب نشتر نے آج شام ریڈیو پاکستان لاہور سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ نمائندہ اسمبلی کی عدم موجودگی میں رائے عامہ سے باخبر رہنے کے لئے کوئی دوسرا طریق کار اختیار کرنا پڑے گا۔ نیز کوشش یہی کی جائے گی۔ کہ جلد سے جلد عام انتخابات کے ذریعہ نمائندہ اسمبلی کا قیام عمل میں لایا جائے۔ لیکن بعض ایسے اہم مسائل بھی ہمارے سامنے ہیں۔ کہ جن کو حل کرنے کے لئے عام انتخابات تک نہیں ٹھیرا جا سکتا۔ آپ نے اس امر کا بھی اعلان فرمایا۔ کہ اس بات کا خاص خیال رکھا جائیگا۔ کہ حکومت کا کام قابل اور دیانتدار افسران کے ہی سپرد کیا جائے۔ آپ نے کہا۔ یہ ایک بین حقیقت ہے۔ جسے ہم میں سے ہر ایک کو جان لینا چاہیئے۔ کہ اگر ہم نجات چاہتے ہیں۔ تو ہمیں تمام اختلافات مٹا کر اپنے اہم مسائل کو حل کرنے کی سعی کرنی ہوگی۔ اور اگر ہم ایسا نہیں کریں گے۔ تو کامیابی کا منہ دیکھنا ہمارے لئے مشکل ہو جائے گا۔

تقریر کے ابتداء میں آپ نے فرمایا۔ سرزمین پنجاب وہ خطہ ارضی ہے۔ جس کے چہرے پر کچھ عرصہ پہلے ہر وقت مسکراہٹ نظر آیا کرتی تھی۔ لیکن تقسیم سے قبل اور بعد کے حوادثات نے اس کے اکثر و بیشتر حصے کو داغ داغ کر دیا ہے۔ اور اس دردناک واقعہ کا سب سے زیادہ دل شکن پہلو یہ ہے۔ کہ ہمارے اکثر بھائیوں کے دلوں سے "احساس زیاں جاتا رہا"۔ کچھ تو ایسے ہیں۔ جن کو فرض کا احساس تک نہیں۔ اور کچھ ایسے ہیں۔ کہ جو مرض کی خطرناک کیفیت سے گھبرا کر علاج سے مایوس ہو چکے ہیں۔ کچھ نافہم ایسے بھی ہیں۔ جو "من زندہ جہاں زندہ" کے بیدردانہ عقیدہ کے مطابق اس مصیبت عظمٰی کو جو ہمارے وطن کے ایک کثیر طبقہ کو اپنی لپیٹ میں لئے ہوئے ہے محض دوسروں کی مصیبت سمجھتے ہیں۔ وہ یہ نہیں جانتے کہ اگر اس طوفان کا سدباب نہ کیا گیا۔ تو یہ نہ صرف مغربی پنجاب کے ہر گروہ کو فنا کر دیگا۔ بلکہ اس بات کا خطرہ ہے کہ وہ خدانخواستہ تمام پاکستان کو لے ڈوبے۔

آپ نے مزید فرمایا۔ موجودہ حالات کے پیدا ہونے کی متعدد وجوہ ہیں۔ لیکن ایک اہم اور بنیادی وجہ ایسی ہے۔ جس کی طرف میں آپ کی توجہ خاص طور پر مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ میرا مطلب اس شدید انتشار سے ہے۔ جو ہمیں ہر جگہ اور ہر شعبہ میں نظر آتا ہے۔ ایک صوبہ تو اس بات کا محتاج تھا۔ کہ اس کا ہر فرد تمام اختلافات کو ترک کر کے اس قیامت خیز صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جاتا۔ لیکن ہوا یہ کہ ہمارے بھائی چھوٹے چھوٹے گروہوں میں بٹ گئے۔ اور باہمی نفاق اور افتراق نے ہمارا قومی شیرازہ تار تار کر دیا۔ یہ ایک بین حقیقت ہے۔ جسے ہم میں سے ہر ایک کو جان لینا چاہیئے۔ کہ اگر ہم نجات چاہتے ہیں۔ تو ہمیں اپنے اختلافات مٹا کر اور یک جان و یک دل ہو کر ان اہم مسائل کو حل کرنے کے لئے من حیث القوم سعی کرنی ہوگی۔ جب تک ہم ایسا نہ کریں گے۔ ہماری کامیابی مشکل ہے۔ اس لئے بحیثیت ایک خادم کے میں آپ سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ مختلف گروہوں کو یکجا کرنے کے مقدس کام میں آپ میری مدد کریں۔ میں چاہتا ہوں کہ جتنا جلد ہو سکے صوبہ میں انتخابات ہو جائیں۔ اور اس سلسلے میں حکومت کی طرف سے انتہائی کوشش کی جائیگی لیکن یہ تو ہو نہیں سکتا۔ کہ جب تک انتخابات نہ ہوں ہم ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں۔ جو مسائل فوری توجہ کے محتاج ہیں۔ ان کے حل کرنے کی سعی کرنی پڑے گی۔

کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ آپ جانتے ہیں کہ پاکستان کو ابھی کشمیر کی مہم کو سر کرنا ہے۔ قریباً پونے دو سال کی مسلسل جد و جہد اور عظیم الشان قربانیوں کے باوجود اس اسلامی ملک کا ایک بڑا حصہ ابھی تک غیروں کے پنجہ استبداد سے نجات حاصل نہیں کر سکا۔ یہ مسئلہ پاکستان کے لئے موت و حیات کا مسئلہ ہے۔ اس لئے ہر پاکستانی کا دل دن رات اس قضیہ کی وجہ سے مضطرب رہتا ہے۔ خدا کرے یہ بخیر و خوبی اور پر امن طریقہ سے حل ہو جائے۔ لیکن کچھ نہیں معلوم کہ آئندہ چل کر حالات کیا صورت اختیار کریں گے اس لئے ہمارا ...

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق اطلاع

کوئٹہ ۳۰ر جولائی۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ خط اطلاع دیتے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت تا حال درد نقرس سے علیل ہے۔ احباب حضور کی صحتیابی کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ حضور کل ساڑھے چھ بجے شام خدام الاحمدیہ کوئٹہ کے اجلاس میں تشریف لائے۔ حضور نے خدام کو ترجمہ قرآن کریم سیکھنے کی اور پنجابی کی بجائے اردو بولنے کی نصیحت فرمائی۔

کل بعد نماز عصر حضور نے چودھری عبد السلام صاحب ابن چودھری محمد حسین صاحب ملتان کا نکاح چودھری غلام حسین صاحب آف جھنگ کی دختر نیک اختر سے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے

پاکستان میں کوئلہ کی صورت حال

لنڈن ۲ر اگست۔ "پاویل ڈفرن ریسرچ لیبارٹریز" کے نگران ڈاکٹر ڈبلیو فرانسس نے کہا ہے۔ کہ اگرچہ پاکستان میں کوئلہ کی کانیں کم ہیں لیکن اس کے موجودہ دفینوں سے ہی بہت کچھ فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے حال ہی میں ڈاکٹر فرانسس نے کوئلہ کی دریافت کے سلسلہ میں پاکستان کا دورہ کیا تھا۔

گورنر مغربی پنجاب کی حلف اٹھانے کی رسم

لاہور ۲ر اگست۔ آج شام کے ۶ بجے گورنمنٹ ہاؤس میں جسٹس خورشید زمان قائم مقام چیف جسٹس کے روبرو ہز ایکسلنسی سردار عبد الرب نشتر گورنر مغربی پنجاب کی حلف اٹھانے کی رسم ادا ہوئی۔ اس موقع پر آفیشل اور نان آفیشل معززین موجود تھے۔

نومبر میں وزیر اعظم پاکستان ماسکو روانہ ہونگے

کراچی ۲ر اگست۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ خان لیاقت علی خاں وزیر اعظم پاکستان اس سال ماہ نومبر میں ماسکو جائیں گے۔ حکومت روس آپ کو ماسکو جانے کے لئے ایک خاص طیارہ بھیجے گی۔

* ضروری ہے۔ کہ ہم ہر صورت حال کے مقابلہ کے لئے تیار رہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ کشمیر کی آزادی کی جد و جہد میں مغربی پنجاب کو صف اول میں رہنا پڑیگا۔ اس لئے ہمیں چاہیئے۔ کہ وقت کو ہاتھ سے جانے نہ دیں۔ اور جلد از جلد مغربی پنجاب کے حالات درست کریں۔ تاکہ ایسا نہ ہو۔ کہ جب ضرورت پڑے۔ تو خدانخواستہ مغربی پنجاب اپنا فرض ادا کرنے کے قابل نہ ہو۔

ہز ایکسلنسی سردار عبد الرب نشتر گورنر مغربی پنجاب کا بیان

ہز ایکسلنسی سردار عبد الرب نشتر گورنر مغربی پنجاب نے حسب ذیل بیان اخبارات کو دیا۔

اب جبکہ میں پاکستان کی وزارت مواصلات کا عہدہ چھوڑ رہا ہوں۔ میں یہ اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ کہ وزارت مواصلات۔ ریلوے اور محکمہ جات تار و ڈاک سے منسلک تمام اصحاب کا ان کی گرانقدر امداد و تعاون کا تہہ دل سے شکریہ ادا کروں۔ جو ان کی طرف سے مجھے اپنے عہد وزارت میں حاصل رہا ہے۔ تقسیم ملک کے بعد جبکہ پاکستان کا نظام مواصلات قطعی طور پر درہم برہم اور تباہ و برباد ہو چکا تھا۔ اس وقت فقط مذکورہ محکمہ جات کے عمال کی ان تھک کوششوں ان کے جذبہ عمل اور دولت پاکستان سے ان کی بے پناہ محبت کی بدولت ہمارے ذرائع رسل و رسائل کو اتنی جلدی دوبارہ منظم کیا گیا۔ کہ ہم میں سے اکثر اس کی توقع نہیں رکھتے تھے۔ دولت پاکستان کے دفاع کے لئے مواصلات کے نظام کی اہمیت اور ملک کی اصلاح و ترقی کے سلسلہ میں مبالغہ آرائی نہیں ہو سکتی۔ اور اس لئے وزارت مواصلات کا سٹاف بجا طور پر پاکستان کی سلامتی اور ترقی میں اپنی کوششوں پر فخر کر سکتا ہے۔ مخلصانہ کام کرنے والے لوگوں کی اس جماعت کے ساتھ کام کرنے میں ایک لطف محسوس ہوتا تھا۔ مجھے ان کے بیش قیمت کام پر ناز ہے۔ میری دعا ہے۔ کہ ان میں سے ہر ایک کو کامیابی۔ مسرت اور خوشحالی نصیب ہو۔

پاکستان میں مچھلیوں کی پرورش کا منصوبہ

کراچی ۳ر اگست۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت پاکستان مشرقی اور مغربی پاکستان میں مچھلیوں کی پرورش کی مہم بڑے پیمانہ پر جاری کرے گی۔ اس کے لئے غیر ملکی ماہرین کی خدمات حاصل کی جائیں گی۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر مسعود احمد نے ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

وہ شخص جس نے پاکستان کو دُنیا کے نقشہ پر جگہ دلائی

چوہدری محمد ظفر اللہ خان

محسن علی

چوہدری محمد ظفر اللہ خان وہ شخص ہیں جنہوں نے پاکستان کو بین الاقوامی میدان میں ایک با اثر طاقت بنانے کے سلسلے میں ہر فرد واحد سے زیادہ کوششیں انجام دی ہیں۔ آجکل موصوف لیک سکس میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پاکستانی وفد کی قیادت کر رہے ہیں۔ اور جنرل اسمبلی ان کی ہوشمندی اور باہمی تعاون کی ذاتی خوبیوں سے مستفید ہو رہی ہے۔

ہندوستانی عدالتوں کی دشوار گزار راہیں اور سیاست کے صوبائی قومی اور بین الاقوامی میدانوں میں انہیں بحث کی ایسی بے پناہ طاقت حاصل ہو گئی ہے کہ اب وہ سیاسی جتھہ بندی اور قومی مفاد سے بلند ہو کر آسانی سے بحث کر سکتے ہیں۔ عالمی سطح پر سوچنے کا یہ انداز انہیں ان کے مذہبی عقائد اور تجربے نے عطا کیا ہے۔

پاکستان کے وزیر امور خارجہ و تعلقات دولت مشترکہ کی حیثیت سے ان کی با اثر شخصیت ہندوستان سے مفاہمت پیدا [illegible] راہ میں مفید ثابت ہو رہی ہے۔ کیونکہ وہ ہندوستان کے مسائل سے بخوبی واقف ہیں۔ اور ان کا اعتقاد ہے کہ پاکستان و ہندوستان کے واقعی اختلافات غیر تشدد آمیز طریقوں سے رفع کئے جا سکتے ہیں۔ اقوام متحدہ میں جب انہوں نے عربوں اور انڈونیشیا کے باشندوں کی حمایت کی۔ تو ایسے الفاظ سے ہمیشہ پرہیز کیا۔ جو کسی کو ناگوار گزریں۔

زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ انہوں نے لاہور کے ایک اجتماع میں کہا تھا۔ کہ مصائب کے وقت دولت مشترکہ برطانیہ متحدہ اقوام کے مقابلہ میں کہیں زیادہ مؤثر ثابت ہوئی ہے لیکن اس کے ساتھ چند ماہ پیشتر جبکہ حیدر آباد پر حملہ سے قبل برطانوی افسران کو وہاں سے واپس بلا لیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ کیا دولت مشترکہ مضحکہ خیزی کا نمونہ نہیں پیش کر رہی ہے۔ کشمیر میں استصواب رائے عامہ کے انتظامات پر انہوں نے سختی سے تنقید کی تھی۔ لیکن بعد میں استصواب رائے عامہ کے منتظم امیر البحر نمٹز کے ساتھ اپنے کامل اشتراک کا بھی یقین دلا دیا۔ ان ظاہر متضاد باتوں کے باوجود ان کی ساری زندگی میں خواہ اس پر ایک قانون دان سیاست دان منتظم، منصف یا مدبر کی حیثیت سے نظر ڈالی جائے۔ یا ایک وزیر کے طور پر ایک بنیادی یکسانیت پائی جاتی ہے۔

ان کے متعلق اکثر کہا گیا ہے۔ کہ وہ ایک مسلمان صورت انسان ہیں۔ اور اپنی ترشی ہوئی ڈاڑھی اور بڑی بڑی سیاہ آنکھیں اور مضبوط و متناسب اعضا سے وہ واقعی مسلمان معلوم ہوتے ہیں۔ خواہ وہ سیاہ پھندنے کی ترکی ٹوپی نہ بھی پہنیں جس کے وہ عام طور پر پہننے کے عادی ہیں۔ ان کی ظاہر شکل ان کے باطن کا سچا آئینہ ہے۔ چنانچہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان کے بارے میں واقعہ یہ ہے کہ وہ پختہ مذہبی معتقدات کے مالک ہیں۔

انہوں نے برطانیہ ریاست ہائے امریکہ اور روس کے جمہوریت سے متعلقہ تصورات پر غائر تجزیہ کو ختم کرتے ہوئے اعلان کیا تھا۔ کہ پاکستان کے لئے واحد حل یہی ہے۔ کہ اس کا دستور اسلامی تصورات پر مبنی ہو۔ ان کا مذہب تنگ و محدود نہیں اسی لئے ان کے تعلقات دیگر مذاہب والوں سے بھی عمدہ ہیں۔ اس کا بیّن ثبوت اس سے ملتا ہے کہ گذشتہ اکتوبر میں ماڑو میں ایک عالمی مجلس اخلاقی اتحاد (مارل ری آرمامنٹ) کے لئے منعقد ہوئی۔ اس میں آپ بھی شریک ہوئے تھے۔

یہ ایک وکیل کے لڑکے ہیں۔ اور ان کی عمر اس وقت ۵۶ سال ہے۔ تقریباً نصف صدی گزری کہ یہ پنجاب کے شہر سیالکوٹ میں روحانی و اخلاقی تعلیمات حاصل کر رہے تھے۔ اور وہ روحانی رنگ ان پر اب تک چڑھا ہوا ہے۔ ایام طفولیت میں دبلے پتلے اور دائم المریض تھے۔ اور آشوب چشم کے مرض میں گرفتار رہتے تھے۔ جس کی وجہ سے ان کا زیادہ وقت دوسرے لڑکوں کے ساتھ باہر کھیلنے کے بجائے سونے کے کمرے کی تاریکی میں گزرتا تھا یہی تنہائی تھی جس نے ان میں غیر معمولی طور پر فکر اور ادراک کا مادہ پیدا کیا۔

۱۸ سال کی عمر میں یہ قانون کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے لنڈن گئے۔ جہاں ان کو نگران خواتین خوش قسمتی سے ہمدرد مل گئیں۔ اور آپ جبکہ اپنا بیشتر وقت اپنی بیمار آنکھوں کو قانونی کتب کے زحمت مطالعہ میں صرف کرتے تھے۔ ان خواتین کی مادرانہ شفقت برابر کام کرتی رہتی تھی۔ اس جسمانی تن آسانی اور غیر ضروری آرام و آسائش سے نجات حاصل کرنے کے لئے انہوں نے ایک بار اپنی رہائش گاہ کو ہی تبدیل کر دیا۔

مراجعت وطن (ہندوستان) سے دو ماہ قبل جبکہ یہ بیرسٹر ہو چکے تھے۔ انہوں نے اخبار فروخت کرنے والے لڑکوں کو "جنگ جنگ" کی آواز لگاتے سنا۔ اور ہندوستان واپس آ کر جب انہوں نے سیالکوٹ اور اس کے بعد ہائی کورٹ لاہور میں بحیثیت ایڈووکیٹ وکالت شروع کی۔ اس وقت جنگ کے شعلے برابر بڑھ رہے تھے۔

۲۱ سال بعد جب دنیا میں دوسری جنگ عظیم کی وجہ سے ابتری و بدنظمی پھیلی وہ حکومت برطانیہ کے نائب اور گورنر جنرل کی مجلس انتظامیہ کے ایک رکن تھے۔ دونوں جنگ ہائے عظیم کے درمیان انہوں نے مشہور قانونی رسالہ انڈین کیس ہندوستان کے مقدمات کی ادارت کی۔ پنجاب کی مجلس دستور ساز کے رکن کی حیثیت سے فرائض انجام دیئے۔ مزید برآں آپ ۱۹۳۱ء تک تینوں گول میز کانفرنسوں کے رکن رہے۔ ۱۹۳۶ء میں کل ہند مسلم لیگ کے صدر رہے۔ اور ہند و برطانیہ کے تجارتی معاہدہ کے سلسلہ میں گفت و شنید کرنے والوں میں سے ایک آپ بھی تھے۔ شاہ جارج ششم کی تاج پوشی کی تقریب میں آپ نے ہی اپنے ملک کی نمائندگی کی۔ اور ۱۹۳۸ء میں حکومت ہند کے لاء ممبر رہے

جب دوسری جنگ عظیم شروع ہوئی، تو اس کے ساتھ آپ کی ذمہ داریوں کے احساس میں بھی ترقی ہوئی۔ آپ نے لنڈن میں منعقدہ برطانیہ کے مقبوضہ ممالک کے وزراء اعظم کی کانفرنس میں ہندوستان کی طرف سے نمائندگی کی۔ اور انڈیا وار سپلائی بورڈ کی صدارت بھی کی۔ جو کہ جنگی جدوجہد کے معاشی شعبہ کی نگرانی کے لئے قائم کیا گیا تھا۔ ۱۹۴۱ء میں آپ ہندوستانی (فیڈرل کورٹ) وفاقی عدالت کے جج مقرر ہوئے اور ۱۹۴۲ء میں چین کے ایجنٹ جنرل کے عہدہ پر فائز ہوئے۔

آپ کو پاکستان کے محکمہ خارجہ و تعلقات دولت مشترکہ کے وزیر کی حیثیت سے ہمسایہ ملک کے متعلق کچھ تلخ گوئی سے بھی کام لینا پڑا۔ جب ہندوستان نے حیدر آباد پر حملہ کیا تو آپ نے نہایت نرم مگر صاف لہجہ میں دنیائے انصاف سے استفسار کیا کہ اگر حقیقی اختلافات کے طے ہونے کا ذریعہ ہتھیار بند افواج ہی قرار پا گئیں تو دونوں ممالک کے درمیان خوشگوار تعلقات اور بین الاقوامی امن و صلح کا اللہ والی ہے

وہ اب بھی ہند سے باہمی مفاہمت و مصالحت کے لئے کوشاں ہیں۔

آپ نے اپنے عہدے کی ذمہ داری قبول کرتے وقت اپنے دور اپنے اسلامی تخیل کے مخصوص انداز میں کہا کہ اب وزیر خارجہ پاکستان کا کام آسان نہیں تاہم دنیا کے لوگوں کو مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔ کیونکہ مجھ کو اس حقیقت پر پورا بھروسہ ہے کہ جب خدا نے بزرگ نے احمدؐ (رسول اکرمؐ) کو دنیا میں اتارا تو اس کے یہ معنی ہیں کہ اس رحمت العالمین کی استعانت ہم سب کے شامل حال ہے۔

وہ جب ۱۹۴۶ء میں کناڈا گئے تو اس موقعہ پر انہوں نے اظہار خیال کیا تھا کہ روس کی جنگی روش محض خوف و شبہ اور حقد پر مبنی تھی نہ کہ جارحانہ جذبہ اور شر انگیزی پر۔ انہوں نے گذشتہ سال متحدہ اقوام کی مجلس عمومی (جنرل اسمبلی) میں اعلان کیا تھا کہ

اس سارے جمود اور تعطل کے اسباب یہی کہ ہم بجائے اس کے کہ روحانی نعمتوں سے استفادہ کرنے کی کوشش کریں مادی قاعدوں پر جھگڑتے ہیں اور سارے مفادات کو آپس میں ہی تقسیم کر لینا چاہتے ہیں۔ درآنحالیکہ جہاں تک عملی سیاست کی تفسیر کا تعلق ہے یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ کائنات کی ہر چیز تمام انسانوں کے تصرف کے لئے ہے۔"

(انقلاب ۳۱ جولائی ۱۹۴۹ء)

امتحان میں کامیابی

احباب یہ سن کر خوش ہوں گے کہ صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے (تاریخ) کے امتحان میں خدا کے فضل سے کامیاب ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

درخواستہائے دعاء

(۱) خاکسار کی ہمشیرہ عرصہ تین چار ماہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار چلی آ رہی ہے اور بہت کمزور ہو چکی ہیں۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار چوہدری مسعود احمد واقف زندگی

(۲) میرا لڑکا محمد کریم عرصہ سے بیمار ہے احباب سے درخواست دعا ہے۔

ملک محمد الدین خادم رتن باغ لاہور

(۳) خاکسار کی ہمشیرہ کی گردن میں سخت تکلیف ہے اور گردن بالکل پیچھے کو جھک گئی ہے۔ اور نہایت ہی نازک صورت کرتی جا رہی ہے۔ احباب کرام خاکسار کی ہمشیرہ کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد شفاء عطا کرے۔ آمین

سعید احمد خاں راولپنڈی کرسچن بورڈ

اسلام اور عید

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا بصیرت افروز خطبہ

مسلمانوں کو اسلام کی تبلیغ اور اپنی عملی اصلاح کیطرف توجہ کرنی چاہیئے تاکہ وہ حقیقی طور پر عید منا سکیں

مرتبہ :۔ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی واقف زندگی

کوئٹہ ۲۸ر جولائی سنہ ۱۹۴۹ء۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے خطبہ عید میں فرمایا

عید ایک فطری چیز ہے۔ اور اسے دنیا کی ہر قوم خواہ اس کے موجبات مختلف ہی ہوں ضرور مناتی ہے۔ حتیٰ کہ امریکہ۔ آسٹریلیا اور افریقہ کی قدیم ترین قوموں میں بھی اس کا وجود پایا جاتا ہے۔ جو اس بات کی دلیل ہے کہ عید کا تعلق فطرت کے ساتھ ہے۔ اسلام نے بھی سال میں دو عیدیں رکھی ہیں۔ جن میں سے ایک کا نام عید الفطر ہے۔ اور دوسری کا نام عید الاضحیہ مزید برآں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمعہ کے دن کو بھی مسلمانوں کے لئے عید کا دن قرار دیا ہے۔

عید کیوں منائی جاتی ہے؟ عید اس لئے منائی جاتی ہے۔ کہ انسان اگر ہمیشہ رنج کیطرف ہی دیکھتا رہے۔ تو اس کے قوےٰ مضمحل ہو جائیں کبھی کبھار اس کی نظر اسکے اعلیٰ مقاصد اور کامیابیوں کی طرف بھی جانی چاہیئے۔ اور انہیں یاد کرتے ہوئے عید منانی چاہیئے۔ اس سے اس کا حوصلہ بلند ہوتا رہے گا۔ اگر عید نہ منائی جائے۔ یا عید منائی تو جائے۔ لیکن اسکے موجبات نہ ہوں، صرف روایت ہی روایت باقی ہو تو قوم مردہ ہو جاتی ہے۔

آج ہم عید منا رہے ہیں۔ لیکن ہمیں دیکھنا ہے۔ کہ کیا ہم میں عید کے موجبات پائے جاتے ہیں۔ اگر ہم میں عید کے موجبات نہیں پائے جاتے تو پھر ہر عید جو آئیگی ہمارے دلوں کو پہلے سے بھی زیادہ محزون بنا دیگی۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ عید تین وجوہات کی بناء پر منائی جاتی ہے۔ اول انسان کو اس کا خدا مل جائے دوم فردی ترقی کے علاوہ قومی ترقیات بھی اس قدر مل رہی ہوں۔ کہ جدھر بھی قوم مونہہ کرے کامیابیاں اور کامرانیاں اس کے قدم چومیں سوم قومی اخلاق اس قدر بلند ہوں۔ کہ ہر شخص یہ سمجھے کہ اس کے حقوق محفوظ ہیں۔ یہ تین وجوہات تھیں۔ جن کی بناء پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضؓ عیدیں منایا کرتے تھے۔ اور کچھ وقت تک دوسرے مسلمان بھی عیدیں مناتے رہے۔ اور وہ عید منانے کے مستحق تھے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس لئے عید مناتے تھے کہ آپ کو خدا مل گیا۔ اور صحابہ رضؓ اس لئے کہ ان کے آقا کی حکومت دنیا پر قائم ہو گئی ہے۔ اور اس کی جائداد اسے مل گئی ہے لیکن ہمارے ہاتھوں سے تو وہ جائداد ایک ایک کر کے نکل گئی ہے۔ اور اب مسلمان دنیا کی پست ترین قوم شمار ہوتی ہے۔ وہ قومیں جو ان کی خدمت کرنا اپنا فخر خیال کرتی تھیں آج ان کا پالیٹکس میں مسلمانوں سے زیادہ دخل ہے۔ اس زمانہ میں خدا تعالےٰ کا ملنا تو الگ رہا مسلمانوں نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ خدا مل ہی نہیں سکتا، وہ کسی سے کلام کرتا ہی نہیں۔ پہلے زمانہ میں مسلمانوں کے اخلاق اس قدر بلند تھے۔ کہ وہ دوسرے شخص کی چیز خواہ وہ خود بیچ رہا ہو سستے داموں پر خرید نے کو تیار نہیں تھے۔ لیکن آج ایک ایک پیسہ کے لئے بازار میں جھگڑا ہو جاتا ہے۔ پہلے زمانہ میں بادشاہ حکومت کو خدا تعالےٰ کی نعمت اور رعایا کی چیز سمجھتے تھے۔ اور ان کے اخلاق اس قدر بلند تھے کہ متعصب سے متعصب عیسائی مؤرخ بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے۔ مسلمان بادشاہ ملک ارسلان کے متعلق گبن جیسا عیسائی متعصب مؤرخ اپنی کتاب رومنوں کا زوال و انحطاط میں لکھتا ہے۔ کہ ساری دنیا کی تاریخوں کو پڑھ جاؤ، تم عیسائیت کے بزرگ ترین بادشاہوں پر نظر دوڑاؤ لیکن تمہیں اس "خورد سالہ" کافر بادشاہ جیسی کوئی مثال نہیں مل سکے گی۔ لیکن آج یہ حالت ہے کہ معمولی سے معمولی عہدے دار بھی دوسروں کے حقوق کو مار لینا جائز سمجھتا ہے۔ اور اپنے اس عہدے کو اپنا موروثی حق خیال کرتا ہے۔ ہمارے وہ اخلاق نہیں رہے جو ہمارے بزرگوں کا طرۂ امتیاز تھے۔

پس کیا مسلمان اس لئے عید مناتا ہے کہ اس کے آقا کی جائیداد کھوئی گئی ہے۔ یا کیا وہ اس لئے عید مناتا ہے۔ کہ اس میں عدل و انصاف کا مادہ باقی نہیں رہا۔ آخر وہ کس چیز پر خوش ہوتا ہے۔ کیا صرف نئے کپڑے پہننے اور اچھے کھانے کھانے پر خوش ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ پہلے عید بطور انعام تھی۔ لیکن اب بطور تازیانہ ہے اور ہر عید جو آتی ہے ہم سے مطالبہ کرتی ہے کہ بولو تم عید کیوں منا رہے ہو۔

ہر مسلمان موت کے بعد کی زندگی کا قائل ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ ایک دن وہ خدا تعالےٰ کے سامنے پیش ہو گا۔ اور وہاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہوں گے۔ اسے سوچنا چاہیئے کہ وہ آپ کی خدمت میں کونسا نذرانہ لے کر جائیگا اور کون سا تحفہ آپؐ کی خدمت میں پیش کرے گا۔ آپ اس سے سوال کریں گے۔ کہ میری قوم کی ترقی کے لئے تم نے کیا کیا۔ اس پر کیا وہ یہ جواب دیگا کہ میں تو اپنے بیوی بچوں کی فکر میں پڑا رہا تھا۔ مجھے قوم کا کیا پتہ ہے۔ تو کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس پر خوش ہونگے بعد کیا آپ کی نگاہ میں اس کی عزت پیدا ہوگی ہرگز نہیں۔

ہمارے سامنے خدا تعالےٰ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت کو قائم کرنا ہے۔ اور اسلام کی عزت کو دوبارہ حاصل کرنا ہے۔ تبلیغ کا میدان خالی ہے۔ اگر مسلمانوں کو واقعی ان باتوں کا احساس ہو تو انہیں تبلیغ کے لئے باہر نکل جانا چاہیئے۔ اگر ان کے اندر حقیقی جوش پیدا ہو جائے۔ اگر ان کے اندر قربانی کا صحیح جذبہ پیدا ہو جائے۔ اگر وہ دوسرے لوگوں کے سامنے اسلام کی تعلیم کو صحیح طور پر پیش کریں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضؓ کی قربانیوں کو پیش کریں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ دنیا کا معتد بہ حصہ اسلام میں داخل نہ ہو جائے۔

اور اگر کوئی شخص یہ کام نہیں کر سکتا۔ تو وہ مالی قربانی ازکم خدا تعالےٰ۔ اگر وہ یہ بھی نہیں کر سکتا۔ تو وہ کم کرتا رہے کہ اے اللہ ! میں کمزور ہوں۔ ناتواں ہوں نہ میں جانی قربانی کر سکتا ہوں نہ مالی مجھ میں طاقت نہیں تجھ میں سب طاقتیں پائی جاتی ہیں۔ تو ہی اسلام کو فتح دے۔ تو ہی ہمیں غلبہ عطا کر جو ہمارے باپ دادوں کو حاصل تھا۔

نیکی کے تین درجے ہیں۔ اول برائی دیکھنے پر اس کی طاقت کے ذریعہ اصلاح کرنا۔ دوم اگر طاقت سے اصلاح نہیں کی جا سکتی۔ تو اس کے خلاف وعظ و نصیحت کرنا۔ سوم اگر اتنی جرأت بھی نہیں پائی جاتی۔ تو کم از کم دل میں ہی برا منانا۔ اگر مسلمان ان تینوں میں سے کوئی ایک کام کر لیتا ہے۔ تو اس کی عید عید ہے۔ ورنہ یہ ایک تازیانہ ہے جو اس کو بیدار کرنے کے لئے خدا تعالےٰ لگا رہا ہے۔

ہم ایک طرف اس بات کے دعویدار ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے سردار ہیں اور دوسری طرف آپؐ کی سرداری کو ہم چھنتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ آپؐ کا دین مظلوم ہے۔ اور ہم بے فکر بیٹھے ہیں۔ پھر ہم کس چیز کی وجہ سے عید منا رہے ہیں۔ یہ ایک سوال ہے۔ جو ہم میں سے ہر ایک کو اپنے نفس سے پوچھنا چاہیئے۔ اگر ہم میں جانی اور مالی قربانی پائی جاتی ہے، اگر ہم خدا تعالےٰ کے آستانہ پر گر کر اپنی کمزوری اور ناتوانی کا اظہار کر کے اسی کی مدد مانگتے ہیں تو واقعی ہماری عید عید ہے۔ اور ہم اللہ تعالےٰ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آنکھ اٹھانے کے قابل ہیں ورنہ ہماری عید کچھ بھی نہیں۔ بلکہ ہر عید ہمیں پہلے سے زیادہ مردہ بنا دے گی۔

شیطان کی بستی

بڑی نیکی جہاں ہے خود پرستی — بڑی لعنت جہاں ہے تنگ دستی
جہاں ہے بادۂ نخوت کی مستی — جہاں ہر چیز سے عزت ہے سستی
وہیں ہے بس وہیں شیطاں کی بستی
وہاں خطرے میں ہے انساں کی ہستی
جہاں سونے سے تلتی ہے محبت — جہاں ہے حسن ایک مالِ تجارت
جہاں معصومیت دانش شرافت — ہر اک شے مول لے سکتی ہے دولت
وہیں ہے بس وہیں شیطاں کی بستی
وہاں خطرے میں ہے انساں کی ہستی

فلسفۂ محبّت

خدا تعالیٰ سے محبّت کرنے کا آسان اور صحیح طریقہ

(سلسلہ کیلئے دیکھئے الفضل ۲ اگست ۴۹ء)

از حضرت صاحبزادہ پیر منظور محمد صاحب موجد قاعدہ یسرنا القرآن

— ۳ —

دوسرا ثبوت :- جو لوگ خدا تعالیٰ سے بے غرض محبت کرنے کے قائل ہیں ان سے سوال ہے کہ آپ کو خدا تعالیٰ کے ہونے کا کس طرح پتہ لگا؟ اس کا جواب سوائے اس کے اور کوئی نہیں کہ اس کی صفات کو دیکھ کر خدا کا پتہ لگا۔ کیونکہ ہر چیز اپنی صفات سے ہی پہچانی جاتی ہے۔ ذات کسی چیز کی نظر نہیں آتی پس جب خدا تعالیٰ کی صفات کو دیکھا جائے مثلاً اس کا رب ہونا۔ رحمان ہونا۔ رحیم ہونا۔ کریم ہونا ۔ رازق ہونا۔ منعم ہونا۔ محسن ہونا۔ قادر ہونا۔ سمیع ہونا۔ مجیب ہونا۔ غفّار ہونا۔ ستّار ہونا۔ تواب ہونا۔ رؤف ہونا۔ ودود ہونا۔ ولی ہونا۔ حیّ ہونا۔ قیّوم ہونا۔ تو یہ تمام صفات اور ان کے سوا باقی اور تمام صفات انسان کے لئے مفید ہیں مضر اور نقصان دہ ایک صفت بھی نہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ باتفاق تمام اولیاء امت خیر محض ہے۔ تو صاف ظاہر ہے کہ جو شخص بھی خدا تعالیٰ سے محبت کرتا ہے وہ فائدہ کی بناء پر محبت کرتا ہے۔ بے غرض اور بے فائدہ ہرگز نہیں کرتا۔ اور جس شخص کا یہ دعویٰ ہے کہ اُسے خدا تعالیٰ کے ساتھ فائدہ کیلئے محبت نہیں بلکہ بے غرض محبت ہے تو وہ گویا خدا تعالیٰ کو ایک ایسی ہستی مانتا ہے جس کی کوئی صفت نہیں۔ کیونکہ جب صفات الٰہی سے اس نے کوئی فائدہ حاصل ہی نہ کیا تو اس کے لئے صفات کا ہونا اور نہ ہونا برابر ہے۔ پس جب ایسے مدعی کے نزدیک خدا تعالیٰ کی کوئی صفت ہی نہیں تو ذات بھی نہیں۔ کیونکہ ذات کا بغیر صفات کے ہونا ازروئے علوم متعارفہ مسلّمہ محال ہے۔ پس جب ذات نہیں تو محبت کا دعویٰ بھی باطل ہوا۔ کیونکہ محبت ذات سے ہی ہوا کرتی ہے۔ صفات صرف محبت کا ذریعہ ہوتی ہیں۔

تیسرا ثبوت :- حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ملفوظات جلد اول صفحہ ۲ سطر ۸ میں فرماتے ہیں :-

"جب تک کسی شئے کا فائدہ اور قیمت معلوم نہ ہو اس کی قدر آنکھوں کے اندر نہیں سماتی"

اور اس سے پہلی سطر میں فرماتے ہیں :-

"بیعت میں جاننا چاہئے کہ کیا فائدہ ہے اور کیوں اس کی ضرورت ہے"

حضور کے اس ارشاد میں جو کسی شئے کے الفاظ ہیں تو اس میں خدا تعالیٰ بھی شامل ہے۔ کیونکہ شئے سے پہلے کسی کا لفظ ہے جو عام ہے۔ اور بیعت کرنا تو خاص خدا تعالیٰ کے لئے ہی ہوا کرتا ہے۔ پس اس ارشاد سے جس میں دو جگہ فائدہ کا لفظ ہے صاف ثابت ہے کہ خدا تعالیٰ پر ایمان لانا اور بیعت کرنا اور خدا تعالیٰ سے محبت کرنا فائدہ حاصل کرنے کے لئے ہونا چاہیئے اور یہ بھی اس ارشاد کے الفاظ سے صاف طور پر پایا جاتا ہے کہ اگر کوئی خدا تعالیٰ سے بے فائدہ اور بے غرض محبت کرے گا تو وہ نہ تو ایسی محبت کی قدر کرے گا اور نہ ہی خدا تعالیٰ کی قدر کرے گا۔ کیونکہ وہ ایک بے فائدہ کام کر رہا ہے۔ پس جب اسے خدا تعالیٰ کی کوئی قدر نہ ہوئی تو اس کا دعویٰ محبت بھی باطل ہوا۔ پھر جب یہ شخص خدا تعالیٰ کا احسان اٹھانا نہیں چاہتا اور اس سے اپنی کوئی غرض رکھنا نہیں چاہتا تو خدا تعالیٰ سے برابری کا دعویٰ کرتا ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ پر اپنی محبت کا احسان جتانا چاہتا ہے اور یہ ناممکن ہے کہ بندہ کا احسان خدا تعالیٰ پر ہو۔

چوتھا ثبوت :- خدا تعالیٰ سے بے غرض محبت کرنے کی ہدایت کرنے والوں سے سوال ہے کہ اگر آپ کے نزدیک محبّت کرنا انسان کی فطرت میں ہے جیسے بھوک اور پیاس کی طرح محبّت خود بخود دل میں پیدا ہوتی ہے اور انسان محبت کئے بغیر رہ نہیں سکتا اور کسی نہ کسی کے ساتھ محبت کرنے پر انسان مجبور ہے تو کیا وجہ ہے کہ محبت کرنے پر آپ خدا تعالیٰ کو دوسری چیزوں پر ترجیح دیتے ہیں۔ ایک پتھر سے یا ایک دیوار سے آپ کیوں محبت نہیں کرتے۔ اس طرح آپ اپنے جذبۂ فطرت کو تسکین دے دیا کریں۔ لیکن محبت کرنے میں آپ خدا تعالیٰ کو دوسری چیزوں پر ترجیح دیتے ہیں چونکہ یہ بات علوم متعارفہ مسلمہ سے ثابت ہے کہ ترجیح بلا مرجّح محال ہے۔ لہٰذا آپ محبت کے بارے میں خدا تعالیٰ کو دوسری چیزوں پر ترجیح دینے کی وجہ بتائیں۔ اگر اس وجہ میں آپ کا کوئی فائدہ ہے تو خدا تعالیٰ سے آپ کا محبت کرنا بے غرض نہ ہوا۔ اور یہ محال ہے کہ خدا تعالیٰ کو دوسری چیزوں پر ترجیح دینے میں آپ کا کوئی فائدہ نہ ہو۔ کیونکہ ترجیح بلا مرجّح محال ہے۔ پس آپ کے ہی فعل سے ثابت ہوا کہ محبت بے غرض نہیں ہو سکتی۔

پانچواں ثبوت :- خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں اپنے آپ کو ربّ کرکے پیش کیا ہے اور جیسا کہ ظاہر ہے انسان پاس کی ربوبیت ماں کے پیٹ میں ہونے کے وقت سے ہی کام کر رہی ہے۔ اور انسان کو فائدہ پہنچا رہی ہے کیونکہ ربوبیت کے معنے سوائے فائدہ پہنچانے کے اور کچھ نہیں۔ لیکن فیج اعوج والے کہتے ہیں کہ ہماری محبت خدا تعالیٰ سے فائدہ کی بناء پر نہیں۔ حالانکہ عین اس وقت بھی جبکہ ان میں سے کوئی یہ الفاظ منہ سے نکال رہا ہوتا ہے خدا تعالیٰ کی بیشمار نعمتوں سے فائدہ حاصل کر رہا ہوتا ہے۔ پس جب فائدہ حاصل کیا تو بے غرض محبت کرنے کا دعویٰ باطل ہوا۔ کیونکہ حدیث شریف :- جُبِلَتِ الْقُلُوْبُ عَلٰی حُبِّ مَنْ اَحْسَنَ اِلَیْھَا سے ثابت ہے کہ انسان صرف اپنے محسن سے یعنے جس سے اسے فائدہ پہنچے محبت کرتا ہے۔ غرض صفت ربوبیت کا تقاضا پورا نہیں ہو سکتا جب تک انسان خدا تعالیٰ سے فائدہ حاصل نہ کرے اور یہ لوگ چونکہ صفت ربوبیت سے فائدہ حاصل کر رہے ہیں لہٰذا ان لوگوں کا دعویٰ بے غرض محبت باطل ثابت ہوا۔

چھٹا ثبوت :- یہ لوگ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ سے کوئی غرض اور کوئی مطلب نہیں رکھنا چاہیئے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے کوئی امید نہیں رکھنی چاہیئے۔ لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے :- وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا یَرْجُوْنَ۔ یعنی مومن کو خدا تعالیٰ سے امید ہوتی ہے لیکن کافروں کو نہیں ہوتی۔

ساتواں ثبوت :- یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں خدا تعالیٰ سے کوئی غرض اور حاجت نہیں رکھنی چاہیئے کیونکہ اس طرح محبت خالص نہ ہوگی۔ لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے :- یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ یعنے اے لوگو تم خدا تعالیٰ کے دروازے کے فقیر ہو۔ فقیر محتاج ہوتا ہے اور اس کا کام سوال کرنا ہوتا ہے۔ لیکن ان لوگوں کو جبکہ خدا تعالیٰ سے کچھ لینا نہیں تو انہیں چاہیئے کہ اپنے آپ کو اس آیت کا مصداق بھی نہ سمجھیں۔ لیکن چونکہ اس آیت میں خدا تعالیٰ نے ہر انسان کو اپنے دروازے کا فقیر فرمایا ہے۔ لہٰذا کوئی شخص بھی خدا تعالیٰ سے بے غرض محبت نہیں کر سکتا۔ پس ان لوگوں کا خدا تعالیٰ سے بے غرض محبت کرنے کا دعویٰ باطل ہے اور یہ کہنا کہ غرض رکھنے سے محبّت خالص نہیں رہتی یہ ان کی نافہمی ہے۔ خالص محبت سے مذہب اسلام کا مدعا یہ ہے کہ محبت الٰہی میں شرک نہ ہو۔ یعنے خدا تعالیٰ کے سوا اور کسی کو محسن اور منعم نہ سمجھا جائے اور اس کے غیر سے محبت نہ کی جائے (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو نویں ثبوت کے بعد عنوان "بے غرض محبت کرنے کی غلط فہمی کس طرح پیدا ہوئی")

نواں ثبوت :- یہ لوگ کہتے ہیں کہ اعمال تاجرانہ رنگ میں نہ کئے جائیں۔ لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے :- هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ الخ۔ یعنے خدا تعالیٰ نے خود تجارت کے رنگ میں مذہب اسلام کو پیش کیا ہے۔ یعنے ایمان لانے کا نفع عذاب سے بچنا ہے۔

دسواں ثبوت :- ان لوگوں سے سوال ہے کہ آپ کو خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو استعمال کرتے وقت خوشی ہوتی ہے یا نہیں؟ اس کا جواب یہی ہے کہ ضرور ہوتی ہے۔ کیونکہ جسمانی لذت انسان کی فطرت کا اصل مدعا ہے۔ پس جبکہ خوشی ہوتی ہے۔ تو یہ خوشی نعمت کو اچھا سمجھنے کی وجہ سے ہوئی۔ پس جبکہ آپ نے نعمت کو اچھا سمجھا تو یہ ناممکن ہے کہ آپ منعم کو اچھا نہ سمجھیں۔ پس جبکہ آپ نے منعم کو یعنے خدا تعالیٰ کو اچھا سمجھا تو یہ اچھا سمجھنا محبت کی علامات میں سے ایک علامت ہے جس سے ثابت ہوا کہ نعمت نے آپ کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کی۔ مگر یہ محبت فائدہ کی بناء پر ہوئی نہ کہ بے فائدہ اور بے غرض۔ (باقی)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کیلئے دعاء اور صدقہ

(۱) جمعۃ الوداع میں سب احباب جماعت نے بارگاہ ایزدی میں خاص طور پر اپنے محبوب ترین آقا کی درازیٔ عمر اور کامل شفاء کے لئے دعا کی اور جماعت کی طرف سے بطور صدقہ ایک بکرے کی قربانی دی گئی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

عبد الرحیم خاں نائب قائد خدام الاحمدیہ بورے والا

(۲) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی علالت کی خبر آنے پر جماعت احمدیہ منٹگمری میں صدقہ کے لئے تحریک کی گئی۔ جس میں سب دوستوں نے اپنے اخلاص اور محبت کا ثبوت دیتے ہوئے حصہ لیا اور ۲۲ جولائی بروز جمعۃ المبارک دو بکرے بطور صدقہ ذبح کر کے گوشت غرباء میں تقسیم کیا گیا۔ باقی رقم غرباء اور معذوروں میں تقسیم کر دی گئی۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص الخاص فضلوں سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو جلد از جلد شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ اور لمبی سے لمبی عمر صحت کے ساتھ عطا فرمائے۔ آمین

عبد الحق ناصر قائد مجلس خدام الاحمدیہ منٹگمری

(۳) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی علالت طبع کے پیش نظر ایک بکرا خرید کر صدقہ کے طور ذبح کر کے غرباء میں گوشت تقسیم کیا گیا اور دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ آنحضور کو صحت کاملہ اور لمبی عمر عطا فرمائے۔

محمود خاں پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لودھراں

پتہ مطلوب ہے

مرزا محمد اسمٰعیل صاحب احمدی پٹواری پنشنر ریاست کپورتھلہ بمقام کوٹلی مغلاں ریاست بہاولپور میں جہاں کہیں بھی ہوں ہمارا پتہ یہ ہے۔ مرزا الطاف الرحمٰن معرفت ایم۔ ڈی۔ زبیر حافظ جسونت بلڈنگ چوہال روڈ لاہور

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے متعلق احباب کی ذمہ داری

(از مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی اے)

میٹریکولیشن کا نتیجہ شائع ہونے کے بعد ہمارے سکول میں اکثر احباب کے خطوط اُن کے اس ارادہ پر مشتمل موصول ہوتے ہیں۔ کہ وہ اپنے بچوں کو تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ میں داخل کروانا چاہتے ہیں ان میں سے جن احباب کے بچے امسال میٹرک میں امتحان دے کر فیل ہو چکے ہیں۔ ان کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ موسمی تعطیلات کے بعد آئندہ سال کے امتحان تک بمشکل چھ ماہ کا عرصہ باقی رہ جائے گا جس میں وہی طلباء ہمارے انتظام سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔ جن میں صلاحیت اور محنت کرنے کا ملکہ موجود ہو۔ کام سے جی چرانے والے اور اخلاقی طور پر مایوس کن طور پر گرے ہوئے بچے محض چھ ماہ کی تعلیم و تربیت سے متوقع فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔ بلکہ ایک لحاظ سے ایسے طلباء دوسرے محنتی اور نیک طلباء اور سکول کی عام تعلیمی و اخلاقی حالت پر بُرا اثر ڈالتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قوم کے ہر بچہ کی تعلیم و تربیت ہمارے ذمہ ہے۔ لیکن اس معاملہ میں متقدمین یعنی ایسے طلباء جو شروع سے ہی ہمارے تحویل میں آ چکے ہیں۔ ان کا حق فائق ہے۔ اور ایسے طلباء کی خاصی تعداد پہلے ہی یہاں موجود ہے۔ پس احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ اپنے بچوں کو زیادہ نہیں تو کم از کم نانویں جماعت میں ہمارے پاس بھیجنے کا پروگرام زیر غور رکھا کریں۔ دو سال کے عرصہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک ہونہار بچہ بہت حد تک احمدیت کے سانچہ میں ڈھالا جا سکتا ہے اور مناسب تعلیم و تربیت کے زیور سے مزین کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اپنے بچہ کو دس سال تک مرکزی انتظام سے باہر رکھ کر محض پانچ چھ ماہ کے لئے یہاں بھیجنا ناحق خواہ ہماری مشکلات میں اضافہ کرنے کے مترادف ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم ردی ردی ... Stem 66 کو بھی چمکا سکتے ہیں۔ اور ہمارا گذشتہ ریکارڈ اس پر شاہد ہے۔ لیکن جس امر کا ہمیں افسوس کے ساتھ تکلیف دہ حد تک احساس ہے۔ وہ یہ ہے کہ جماعت کا اعلیٰ طبقہ جس کو عرف عام میں امراء کہتے ہیں۔ جن کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے اپنے بچوں کو مرکزی ادارہ کے انتظام سے متمتع ہونے کی مالی اعتبار سے بھی استطاعت عطاء فرما رکھی ہے۔ ان میں سے کئی اصحاب اپنے بچوں کو جن کا ذہن طبعاً زیادہ تیز ہوتا ہے۔ اور جن کی بات جلدی سمجھنے اور دیر تک اسے یاد رکھنے کی استعداد نسبتاً زیادہ تیز ہوتی ہے۔ اپنے بچوں کو ہمارے ... بھیجنے کا اہتمام نہیں کرتے۔ حالانکہ انہیں معلوم ہے جیسا کہ متعدد ایسے احباب نے بلکہ خود ان کے بچوں نے جنہوں نے امسال یا گذشتہ یا اس سے پیوستہ سال باہر کے سکولوں سے تعلیم حاصل کر کے امتحان دیا۔ وقتاً فوقتاً مجھ سے بھی اس امر کا ذکر کیا ہے) کہ اگر یہ بچے ہمارے پاس رہتے۔ اور ہم سے تعلیم حاصل کرتے تو یقیناً میٹرک کے امتحان میں نسبتاً زیادہ نمبر لیتے۔ کیونکہ اگرچہ اس امر کے اظہار میں گونا انانیت کا مظاہرہ نظر آتا ہے اور اپنے منہ میاں مٹھو بننے والی بات معلوم ہوتی ہے۔ اور خود اس کا اظہار کرنے میں مجھے بھی حجاب سا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن محض اظہار حقیقت اور اس کی اشاعت کی خاطر جس کا نتیجہ سلسلہ اور اس کے قومی ادارہ کے حق میں بہتر ثابت ہو سکتا ہے۔ یہ عرض کرنا پڑتا ہے، جس قدر شوق اور محبت سے ہم محنت کرتے اور کرواتے ہیں۔ بہت حد تک وہ فقید المثال ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری خالص مذہبی اور تعلیمی فضاء جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی توجہ حضور کی دعاؤں اور رئیس الاساتذہ کی تربیت اور مخلصانہ رہبری کا نتیجہ ہے جس پر بسا اوقات سرکاری و غیر سرکاری نگران عملہ اور امتحانات کے نتائج شاہد ہیں۔ اپنی مثال آپ ہے۔ اس لئے صرف فیل شدہ طلباء کے والدین کا ہی نہیں۔ بلکہ ہر طبقہ کے اصحاب کا فرض ہے۔ کہ وہ حتی الامکان اپنے سکول کو ہمہ صفت بنانے کی کوشش کریں۔ اور اپنے جماعتی انتظام کو وسیع تر اور مضبوط تر کرنے کا اہتمام فرمائیں اس میں ہم سب کی بہتری ہے۔

چوہدری بدر سلطان صاحب اختر واقف زندگی

چوہدری بدر سلطان صاحب اختر واقف زندگی کو مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے ضلع سرگودہا میں ایک ضروری کام کے سلسلہ میں بھجوایا گیا تھا کافی عرصہ سے اُن کی طرف سے کوئی رپورٹ نہیں آئی نہ انہوں نے اپنا پتہ بتایا ہے۔ اگر یہ اعلان چوہدری بدر سلطان صاحب صاحب اختر خود پڑھیں۔ تو وہ فوری طور پر دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو اطلاع دیں۔ یا اگر کسی اور دوست کو ان کے متعلق علم ہو۔ تو اطلاع دیں حضرت امیر صاحب جماعت احمدیہ سرگودہا۔ اور پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ میانی ضلع سرگودہا

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ
جودھامل بلڈنگ لاہور

ٹیکوں کے استعمال کے متعلق بعض ہدایات

(از مکرم ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب ملٹری ہسپتال کوئٹہ)

الفضل مورخہ ۹ جولائی میں ایک مضمون شائع ہوا ہے "ٹیکہ پینسلین اور اس کے استعمال میں ضروری احتیاط" جس میں قبلہ مکرم سید ولی اللہ شاہ صاحب نے اپنی اہلیہ محترمہ کی شدید علالت اور اس کی بعض عوارض سے نجات کا بالتفصیل ذکر کیا ہے۔ یہ چونکہ طبی مضمون تھا اس لئے خاکسار نے اس کو غور سے پڑھنے کے بعد محسوس کیا کہ اپنے ہم پیشہ بھائیوں کی واقفیت کے لئے بالخصوص اور عوام کی بہتری کے لئے بالعموم اس پر طبی نقطہ نگاہ سے مزید روشنی ڈالوں حضرت شاہ صاحب نے تو دوستوں کو تو صرف پینسلین کے خطرات سے آگاہ کیا ہے۔ کیونکہ ان کے علم اور تجربہ میں صرف یہ ایک ٹیکہ آیا ہے۔ مگر اصل بات یہ ہے۔ کہ یہ عوارض اور خطرات پینسلین سے مخصوص نہیں ہیں۔ بلکہ یہ ہر ایک ٹیکے کے ساتھ لازم ہیں جس میں خارجی اجزاء یعنی بیضیہ یا لحمیہ (FOREIGN PROTEINS) ہوں۔ اور یہ طب کا ایک مسلمہ اصل ہے جس کو اینا فائی لیکسیس ANA PHY LAXIS کہتے ہیں۔ اس کا صحیح سبب معلوم نہیں ہو سکا۔ مگر یہ تجربہ میں آیا ہے۔ کہ بعض مریض بہت حساس ہوتے ان کے جسم میں جب کسی ٹیکہ کے ذریعہ خارجی پروٹین داخل کئے جائیں۔ خواہ اُن کی مقدار ایک دو قطرے بھی ہو۔ تو ان کو ایک قسم کا صدمہ (شاک SHOCK) ہو جاتا ہے جس کو ANAPHYLACTIC-SHOCK کہتے ہیں۔ اس کی علامات وہی ہیں۔ جو حضرت شاہ صاحب کی اہلیہ مکرمہ کو لاحق ہوئیں یعنی ٹیکہ کرنے کے معاً بعد بدن میں آگ لگ جاتی ہے۔ گلا گھٹتا ہے۔ جسم پر چھپاکی کی طرح بڑے بڑے سُرخ داغ پڑ جاتے ہیں سخت کھجلی ہوتی ہے۔ گھبراہٹ ہوتی ہے۔ اور نزع کی سی حالت ہو جاتی ہے۔ اور بعض دفعہ تو اگر فوری امداد نہ ملے تو موت بھی لاحق ہو جاتی ہے کہ عام طور پر سیرم SERUM والے ٹیکوں سے یہ عوارض لاحق ہوتے ہیں۔ یا ان ٹیکوں سے جن میں خارجی پروٹین ہوں۔ مثلاً جگر کے ٹیکے LIVER EXT ... HAY FEVER کے ٹیکے VACCINS وغیرہ ... A.T.S میں چونکہ مردہ جراثیم ہوتے ہیں ... اُن کی خوراک بھی چند قطرے ہوتی ہے۔ اس لئے ان کے استعمال میں خطرہ نہیں ہوتا۔ مگر سیرم Serum کے استعمال میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ بالعموم ڈاکٹر بغیر کسی احتیاط کے ایسے ٹیکے دے دیتے ہیں۔ مگر یہ طریق غلط اور خطرناک ہے سو اگر ایسی بے احتیاطی سے کسی مریض کی وفات ہو جائے۔ تو اس پر مقدمہ چلایا جاتا ہے۔ بعض کو تو بوجہ علم اور تجربہ کی کمی کے اس کا علم نہیں ہے۔ کہ وہ احتیاط کیا ہے۔ مگر بعض باوجود علم کے محض لاپرواہی سے احتیاط نہیں کرتے۔ حالانکہ وہ بہت ہی معمولی احتیاط ہے۔ اور اس کا طریق یہ ہے کہ سیرم اور تمام ایسے ٹیکوں کو لگانے سے قبل جن میں خارجی پروٹین ہوں ایک جلدی ٹسٹ کیا جاتا ہے۔ جس کو SKIN REACTION کہتے ہیں۔ اس سے فوراً معلوم ہو جاتا ہے۔ آیا کہ یہ مریض اس ٹیکہ کے لئے خاص طور پر حساس تو نہیں۔ یعنی اصلی ٹیکہ کرنے سے قبل ایک یا نصف قطرہ ٹیکہ کی دوائی کا جلد کی بیرونی سطح میں دیا جاتا ہے۔ جس کو INTRA DERMIC ٹیکہ کہتے ہیں یعنی ٹیکہ بین الجلد (عام ٹیکہ HYPO DERMIC یعنی تحت الجلد ہوتا ہے) اور ایک قطرہ دوائی اس طرح جلد میں داخل کر کے ڈاکٹر ۵ یا ۱۰ منٹ انتظار کرتا ہے اور ٹیکہ کے مقام کا ملاحظہ کرتا ہے۔ اگر تو مریض کے لئے یہ ٹیکہ موافق ہو تو کچھ بھی نہیں ہوتا۔ لیکن اگر مریض حساس ہو تو ٹیکہ کے مقام پر سُرخ داغ پیدا ہو جاتا ہے جس کو VEAL کہتے ہیں۔ ایسی صورت میں یہ ٹیکہ مریض کو دینا بہت خطرناک ہوتا ہے۔ اور نہیں کرنا چاہیئے۔ اس عارضہ کا علاج یہ نہیں ہے۔ کہ ڈاکٹر کہہ دے کہ ایسا ہوا ہی کرتا ہے یہ علامات خود بخود دور ہو جائیں گی صرف شربت پلا دیا جائے۔ گو یہ الگ بات ہے کہ ایک مریض خدا کے فضل سے بچ جائے۔ مگر اصل طریق یہ ہے۔ کہ اس کو مرض جان کر علاج کیا جائے۔ سو واضح ہو۔ کہ اس حالت کو دور کرنے کے لئے اگر فوراً ADRENALIN کا ٹیکہ ۵ یا ۱۰ قطرہ کر دیا جائے۔ تو تمام علامات دور ہو جاتی ہیں۔ مگر میں ساتھ یہ بھی واضح کر دوں کہ بہت سے ملیریا کے مریضوں کو ADRENALIN زیادہ مقدار میں دینے میں خطرہ بھی ہوتا ہے۔ اس لئے ان کو EPHEDRIN دے دی جائے۔

عاجز نے اپنے علم اور تجربہ کی بنا پر ٹیکوں کے متعلق احتیاط روک تھام اور علاج کی طرف دوستوں کی توجہ دلا دی ہے۔ امید ہے میرے ہم پیشہ بھائی آئندہ یہ معمولی احتیاط کر لیا کریں گے۔ انسانی جان بہت قیمتی ہے اور اس کے ساتھ کھیلنا سخت معیوب ہے۔ خواہ کتنا بھی کوئی ڈاکٹر عدیم الفرصت ہو۔ اس کا یہ فرض ہے۔ کہ ٹیکہ سے قبل جلدی ٹسٹ لیا کرے تا یہ خطرناک اور مہلک عوارض پیدا نہ ہوں

وما علینا الا البلاغ

رقبہ بڑھائے بغیر پیداوار کیسے بڑھے

لائلپور میں مفید ریسرچ

لاہور یکم اگست پاکستان مجلس علوم زرعی کا بارھواں اجلاس زیر صدارت پرنسپل ڈاکٹر خان عبدالرحمن صاحب زراعتی کالج لائلپور میں انعقاد پذیر ہوا۔ چوہدری محمد عبداللہ صاحب نے "بلا اضافہ رقبہ پیداوار میں زیادتی" کے اہم موضوع پر تقریر کی جو ان تجربات پر مبنی تھی۔ جو انہوں نے لائل پور زراعتی فارم میں کئے انہوں نے کہا کہ تقسیم سے پہلے پنجاب اجناس خوردنی کی پیداوار کے لحاظ سے ایک با فراط صوبہ تصور کیا جاتا تھا۔ لیکن تقسیم کے بعد ایک نمایاں تبدیلی رونما ہو چکی ہے۔ یعنی سیلاب کی طرح بڑھتی ہوئی آبادی کا مسئلہ درپیش ہوا۔ بظاہر اس پیچیدہ مسئلے کا حل یہی نظر آتا تھا کہ اجناس خوردنی کے لئے رقبہ زیر کاشت زیادہ کیا جائے۔ لیکن یہ صحیح حل نہیں۔ کیونکہ یہ اقدام ہماری دوسری قیمتی اشیاء یعنی روئی وغیرہ کے رقبوں پر اثر انداز ہوگا۔

تجربات کا خلاصہ

چوہدری صاحب نے اپنے تجربات کا خلاصہ دیتے ہوئے بتایا کہ یہ بات پایہ تکمیل تک پہنچ چکی ہے کہ ہلکی سی قسم کی زمین میں بھی ذرائع آبپاشی اچھے ہوتے ہوئے یا جولائی اگست میں اچھی بارش ہو جانے کی صورت میں نخود کی فصل سے پہلے تیلوں کی فصل بھی لی جاسکتی ہے اور اسی طرح کپاس نخود اور گندم کی فصلیں بھی اس سال اس زمین سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔ علاوہ ازیں یہ بات بھی محتاج ثبوت نہیں ہے کہ اگر چری کی فصل کو چھ من فی ایکڑ کے حساب سے مصنوعی کھاد یعنی ... آف امونیا ڈالدیا جائے۔ تو سبز چارہ کی پیداوار میں ساٹھ فی صدی اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ اسی چری کی فصل کاٹنے کے بعد اگر تین من سلفیٹ آف امونیا اور ڈالدیا جائے۔ تو اسی مونڈھی نسل سے سبز چارہ کی ایک اور اوسط درجے کی فصل دستیاب ہو سکتی ہے۔ اس بات پر عمل پیرا ہونے سے خریف کی فصل چارہ کا رقبہ بچ کر اس میں مکی بوئی جاسکتی ہے۔ یہی کیفیت بھٹی کی صورت میں بھی واقع ہو سکتی ہے۔ بشرطیکہ چارہ کاٹنے کے بعد اس میں ساڑھے چار من سلفیٹ آف امونیا فی ایکڑ ڈالدیا جائے۔ ایسا کرنے سے سبز چارہ کی پیداوار گھٹائے بغیر کچھ رقبہ میں جنتی کی بجائے نخود یا دیگر اجناس خوردنی کی کاشت کی جاسکتی ہے۔ اس طرح انہوں نے خوراک کے پیچیدہ مسئلے کا ایک نیا حل تجویز کیا

اختتام تقریر پر صاحب صدر نے مقرر کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ انہوں نے مسئلہ خوراک کا ایک نیا حل پیش کیا ہے۔ جو ملک کی غذائی بہبودی کے لئے بہت مؤثر ثابت ہوگا۔ اسکے بعد مقرر کی تحقیقات کو زیر بحث لایا گیا۔ یہ بحث نہایت دلچسپ اور سبق آموز تھی اور اس میں ملک امانت خاں صاحب نے نمایاں حصہ لیا۔

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

وصیت نمبر ۱۱۶۳۱ میں حسن دین درویش ولد چوہدری فضل دین صاحب عمر ۵۰ سال ساکن چھجو کھیوہ ڈاکخانہ دھمتھل ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶/۷/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی کل جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس وقت کی میری کل جائداد کی تفصیل حسب ذیل ہے اراضی ملکیتی تعدادی ۱۵ کنال قسم بارانی موضع چھجو کھیوہ میں مالیتی ۷۵۰/- روپیہ اور مکان خام ۱/۴ حصہ مالیتی ۵۰/- روپیہ نقد جمع شدہ امانت صدر انجمن میں مبلغ ۶۵/- روپے۔ گویا کل ۸۶۵/- روپے ہوئی۔ اور اب میں قادیان میں بطور درویش مقیم ہوں مبلغ ۵/- روپے بطور عطیہ صدر انجمن احمدیہ سے ملتے ہیں۔ مذکورہ بالا رقم اور آمدن کے بموجب وصیت انشاء اللہ ادا کرتا رہوں گا۔ اور آئندہ جو آمدن بڑھے۔ اسکی اطلاع صدر انجمن احمدیہ کو دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جو آمدن بھی ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اسوقت زرعی اراضی سے کوئی آمدن وصول نہیں ہوئی۔ کیونکہ یہ جائداد میرے حصہ کی میرے دیگر بھائیوں سے مشترک ہے۔ وہی کاشت اپنی اراضی کے ساتھ کرتے ہیں۔ اور اس سے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ جب اراضی کی آمدن وصول ہونے لگی۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔

العبد:- حسن دین درویش موصی مذکور

گواہ شد:- چوہدری محمد طفیل درویش ۵۶

گواہ شد:- ڈاکٹر بشیر احمد سکنہ موضع بوبک انچارج احمدیہ شفاخانہ قادیان

وصیت نمبر ۱۱۶۳۳ میں احمد الدین درویش ولد حکیم اللہ بخش عمر ۳۰ سال ساکن حال قادیان دارالامان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں اقرار کرتا ہوں۔ جس قدر میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ اس وقت موجود ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ جائداد قادیان میں میرا ایک مکان محلہ دار البرکات ۹ مرلہ کا ہے۔ جس میں ایک کمرہ اور چار دیواری ہے اس کی مالیت دو ہزار روپیہ ہے۔ موجودہ فسادات کی وجہ سے جو میرے قبضہ سے نکل گیا ہے اور اس وقت لنگر خانہ میں مددگار نانبائی کے طور پر ۲۶ روپیہ ماہوار پر ملازم ہوں۔ اس وقت اس میں بموجب وصیت چندہ ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ اور جس قدر آمد کم وبیش ہوتی رہے گی۔ اسکی اطلاع سکرٹری بہشتی مقبرہ کو کرتا رہوں گا میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ہوگی

العبد:- احمد دین ولد حکیم اللہ بخش مددگار لنگر خانہ قادیان۔ گواہ شد:- محمد طفیل درویش ۳۹/۴۸۔ گواہ شد:- چوہدری عبدالحق محرر نظارت امور عامہ قادیان

وصیت نمبر ۱۱۶۳۴ میں عبدالستار ولد چوہدری اللہ بخش صاحب عمر ۱۴ سال ساکن قادیان دارالامان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ آج مورخہ ۲۸/۱/۴۹ کو اپنی جائداد منقولہ اور غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اس وقت مجھے صدر انجمن احمدیہ تحریک جدید کی طرف سے مبلغ ۲۷/- ستائیس روپے ماہوار وظیفہ ملتا ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کا چندہ ہمیشہ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ اور آمدن کم وبیش ہونے کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ کو دیتا رہوں گا اس وقت فسادات کی وجہ سے میری منقولہ وغیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے۔ آئندہ جو پیدا کروں گا۔ اطلاع دیتا رہوں گا۔ اور مرنے کے وقت جس قدر جائداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وارث بھی صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

العبد:- عبدالستار شاہد متعلم دیہاتی مبلغین کلاس ڈسکہ موصی مذکور

گواہ شد:- عبدالحق محرر نظارت امور عامہ قادیان۔ گواہ شد:- چوہدری محمد سہیل درویش ۵۰/۴۸/۳۹ موصی

وصیت نمبر ۱۱۶۳۵ میں فیروز الدین ولد کریم اللہ صاحب عمر ۲۵ سال ساکن دین پور خورد ڈاکخانہ شکرگڑھ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۷/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں واقف زندگی ہوں۔ نظارت دعوۃ تبلیغ کی طرف سے مجھے مبلغ ۴۶/- چھیالیس روپے ماہوار وظیفہ ملتا ہے۔ اس وظیفہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں اور اقرار کرتا ہوں کہ جو جائداد پیدا کروں گا۔ اور جو بوقت وفات ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:- فیروز الدین واقف زندگی قادیان مقیم دیہاتی کلاس ضلع گورداسپور ہندوستان

گواہ شد:- محمد شریف متعلم دیہاتی مبلغ کلاس قادیان ضلع گورداسپور ہندوستان

گواہ شد:- خورشید احمد متعلم دیہاتی مبلغین کلاس قادیان ضلع گورداسپور

وصیت نمبر ۱۱۶۳۹ میں غفور احمد شاکر درویش ولد چوہدری نور محمد صاحب عمر ۲۲ سال ساکن محلہ دار الشکر قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴/۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت منقولہ وغیر منقولہ جائداد کسی قسم کی نہیں ہے اور نہ ہی اس وقت میری کوئی ماہوار آمد ہے۔ کیونکہ میں اس وقت قادیان دارالامان میں درویشانہ زندگی بسر کر رہا ہوں۔ مجھے سلسلہ کی طرف سے مبلغ صرف ۵/-/۱ روپے ماہوار انعام ملتا ہے۔ جب میری کوئی مستقل ماہوار آمد شروع ہوگی۔ تو دفتر بہشتی مقبرہ میں اطلاع دوں گا۔ اس کے بعد اگر میں کسی قسم کی جائیداد پیدا کروں۔ یا بوقت وفات میری جو جائداد بھی ثابت ہو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی

ربنا تقبل منا انت السمیع العلیم

العبد:- غفور احمد شاکر درویش ۳۲ قادیان۔ گواہ شد:- برکات احمد ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

گواہ شد:- خاکسار محمود احمد عارف واقف زندگی درویش قادیان

ولادت:- اللہ تعالیٰ نے پیر محمد شریف صاحب ہاشمی قلعہ سوبھا سنگھ کو محض اپنے فضل وکرم سے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود مسعود کو لمبی عمر عطا کرے نیز خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ بنائے آمین

خاکسار:- عبدالرحمن خان مولوی فاضل ٹیچر ہائی سکول قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ

سائنس اور انڈسٹری میں تحقیقات کرنے والا برطانوی ادارہ
نوجوانوں کی تربیت پر لاکھوں پونڈ خرچ

لندن ۱۶ اگست (ہوائی ڈاک سے) سائنس کے مختلف شعبوں میں ریسرچ کرنے والے ایک مرتبہ پھر برطانوی صنعتی دولت بڑھانے میں مصروف ہیں۔ برطانیہ کے شعبہ ارضیات سے متعلق سائنسدانوں نے لیشن فیلڈ کے قریب کھدائی کے تجربات کر رہے تھے۔ تاکہ آس پاس کی مٹی کی بناوٹ اور اسکی خصوصیات کا اندازہ لگا سکیں۔ لیکن اس کھدائی نے اس امر کا ثبوت مہیا کر دیا کہ اس علاقے میں کوئلے کی ایک لمبی چوڑی کان موجود ہے۔ دوسرے شعبوں میں بھی سائنسدان اسی طرح کام کرنے میں مصروف ہیں۔ حکومت اور صنعت کاروں کے تعاون سے نہایت مفید نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔ آج کل برطانیہ نوجوان ریسرچ ورکروں کی تربیت پر بڑی رقم خرچ کر رہا ہے۔ برطانوی حکومت صنعتی اداروں کو مالی امداد دے رہی ہے۔ تاکہ صنعتی پیداوار میں زیادہ سے زیادہ اضافہ ہو سکے۔ اس مقصد کے لئے سائنسی اور صنعتی ریسرچ کا ادارہ برطانوی کابینہ کے رکن مسٹر ہربرٹ مارلیسن کی نگرانی میں کام کر رہا ہے۔ مسٹر ہربرٹ مارلیسن کو مشورہ دینے کے لئے ایک مشاورتی کونسل موجود ہے۔ جس میں نامور سائنسدان اور صنعت کار شامل ہیں۔

سائنسی اور صنعتی ریسرچ کے اس ادارے کا تذکرہ کرتے ہوئے جان نکولس اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں کہ اس ادارے کا کام مختلف شعبوں میں بٹا ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے برطانیہ کی شاید ہی کوئی انڈسٹری ایسی ہو جو اس ادارے سے استفادہ نہیں کر چکی۔ دوسری جنگ عظیم سے ایک سال پہلے اس ادارے کی طرف سے ریسرچ کرنے والوں پر چھبیس ہزار پونڈ سالانہ خرچ کئے جاتے تھے۔ لیکن اس سال سات لاکھ پونڈ کے اخراجات کا اندازہ لگایا گیا ہے۔

— بغداد الجدید ۱۶ اگست بہاولپور کی تحصیل اللہ آباد میں ایک بارہ سالہ لڑکے کو حراست میں لیا گیا ہے۔ اس پر الزام ہے کہ اس نے اپنی ماں۔ بہن اور ایک گاؤں والے کو ہلاک کیا ہے۔ پولیس کی اطلاع ہے کہ اس لڑکے نے اپنی ماں اور بہن کو ایک دوسرے گاؤں والے کے ساتھ عشق بازی کرتے ہوئے پکڑا اس سے وہ اتنا زیادہ برافروختہ ہوا کہ اس نے ایک کلہاڑی سے تینوں کو ہلاک کر دیا۔ گاؤں والوں نے اسکی اخلاقی قوت پر اسکو ہار پہنائے۔ (اسٹار)

شرق اردن کے مہاجرین کیلئے مزید امداد

لندن ۲ اگست:۔ برطانوی ریڈکراس سوسائٹی اپنے امدادی کام اور طبی امداد کے پروگرام کو شرق اردن میں پناہ لینے والے مہاجرین تک پہنچا رہی ہے۔ ۱۳۰ افراد پر مشتمل جو کمیشن شرق اردن میں پناہ لینے کے لئے آیا تھا۔ وہ ہر ہفتے ۲۰ ہزار بیمار مہاجرین کا علاج کر رہا ہے۔ کمیشن نے تین بڑے بڑے کیمپوں میں ہسپتال قائم کر دیئے ہیں۔ ایک ہسپتال السالمت کے مقام پر بھی قائم کر دیا گیا ہے۔ دیہاتی میں ابتدائی امداد دینے والے گشتی دستے دورہ کرتے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ مزید کارکن اور سامان شرق اردن روانہ کیا جائیگا۔ (اسٹار)

ملبے سے مکانات کی تعمیر

لندن ۲ اگست:۔ لندن کے ہوائی حملوں سے محفوظ رکھنے والے مقامات کی ٹوٹی پھوٹی اینٹوں کو نئے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ اور ان سے نئی عمارت بنانے میں مدد لی جا رہی ہے۔ مسمار شدہ حفاظت گاہوں کے ملبے کو باریک کرنے کے لئے خاص مشینیں لگائی گئی ہیں اور اس ملبے کو باریک پیس کر وہ مصالحہ بنایا جاتا ہے۔ جس سے کنکریٹ بنتی ہے۔ اور اس مصالحے کو بنیادیں بنانے میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس قسم کی بعض مشینیں دریائے ٹیمز کے جنوبی ساحل پر کام کر رہی ہیں۔ اس جگہ ۱۹۵۱ء کی نمائش کے لئے تیاریاں کی جا رہی ہیں (اسٹار)

پاکستان کو بھی مارشل امداد دی جائے

لندن یکم اگست:۔ آج اخبار "مانچسٹر گارڈین" نے ہندوستان کی نازک غذائی صورت حال پر ایک مقالہ افتتاحیہ میں اس امر کی وکالت کی ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کو بھی مارشل امداد دی جائے۔ یہ مشورہ دیتے ہوئے کہ جنوبی ایشیا میں کمیونزم کے خلاف بہترین دفاع ہندوستان کو معاشی طور پر مضبوط بنانا ہے۔ اخبار مذکور نے لکھا ہے۔ سوال یہ ہے کہ آیا مارشل امداد میں عام ملکی اہمیت صرف یورپ تک محدود رہ سکتی ہے۔ جبکہ ہندوستان اپنا روپیہ بیرونی ممالک سے غذا درآمد کرنے میں صرف کر رہا ہے۔ اس لئے وہ سرمایہ نہیں لگا سکتا۔ جس سے ملک کا معیار زندگی خطرناک حد سے اونچا ہو۔ یہ تعجب کی بات ہے۔ کہ ہندوستان کو اور پاکستان کو بیرونی معاشی امداد کے امیدوار ہونے کی حیثیت سے کتنی کم توجہ دی گئی ہے۔ اخبار نے لکھا ہے:۔ "یہ تعجب کی بات نہ ہوگی سوائے یہ غلط ہوگا۔ اگر ہندوستان غلے کی بڑی مقدار اور خام اشیاء پاکستان سے منگوایا کرے۔ بشرطیکہ پاکستان خود اپنے غلے کی پیداوار میں اضافہ کرے۔ ایسا ہونے کی توقع اس وقت ہے۔ جب پنجاب اور سندھ میں آبپاشی کی نئی اسکیمیں مکمل ہو جائیں گی۔ (اسٹار)

مصر کے نئے وزیر اعظم کا ممبران اسمبلی سے خطاب

اسکندریہ ۲ اگست:۔ ایک معتبر ترجمان نے اسٹار کو بتایا۔ کہ آج مصر کے ایوان میں وزیر اعظم جو بیان دیں گے۔ ان میں مندرجہ ذیل باتیں شامل ہیں۔ اول یہ کہ تحفظ عامہ کو برقرار رکھنے کے لئے دہشت پسندی اور کمیونزم کے خلاف مہم کی جائے۔ سوادی نیل کو غیر ملکی فوجوں سے پاک کر کے قومی تمنا کو پورا کیا جائے۔ سوم یہ کہ انتخابات بالکل آزادانہ طور پر سکون فضا میں ہوں (اسٹار)

برطانیہ ٹیکنیکل ماہرین پاکستان بھیجے گا

لندن ۲ اگست:۔ برطانوی بیرونی تجارت کے سیکرٹری اور وزیر خزانہ پاکستان مسٹر غلام محمد کے درمیان مذاکرات کے بعد برطانیہ اس سال کے آخیر میں ٹیکنیکل ماہرین کو پاکستان بھیجے گا۔ اس کی اطلاع دیتے ہوئے "لیبر اخبار ڈیلی ہیرالڈ" نے لکھا ہے "ان کا کام پاکستان کی صنعتی ترقی میں اس کی مدد کرنا اور برطانیہ کی صنعتی معلومات ان تک پہنچانا ہوگا"۔ "غالباً بہت سی تجارتی انجمنوں سے بہترین آدمی دینے کے لئے کہا جائے گا۔ پاکستان کی ہوتی میں مدد کرنے کا یہ طریقہ ایک تجارتی وفد بھیجنے سے زیادہ بہتر سمجھا گیا ہے۔

پاکستان میں اس وقت دوسرے ملکوں سے بہت سے تجارتی مشن آ رہے ہیں۔ روس بلجیم۔ اٹلی اور چیکوسلواکیہ۔ سب نے اپنے وفد بھیجے ہیں۔ لیکن پاکستان کی تجارت برطانیہ کے ساتھ ان ملکوں سے کہیں زیادہ پاکستان کے موافق ہے۔ (اسٹار)

روسی افسروں کو نرمی سکھانے والا اسکول

لندن ۲ اگست پہلے امریکی اور برطانوی مخالفین کے ساتھ نرمی کا سلوک جو مں میں روسی افسر کر رہے ہیں اس امر کا انکشاف ہوا ہے۔ کہ ماسکو میں ایک نیا سکول جو اخلاق و آداب کی تعلیم دیتا ہے۔ ان پچھلے درجہ کے سفارتی نمائندوں کو تربیت دے رہا ہے۔ جو روزانہ اُن معاملات سے تعلق رکھتے ہیں جو جارون منطقوں سے متعلق ہوتے ہیں — اس تبدیلی کا ذمہ وار کاؤنٹ اگنا ٹیف ہے۔ جو روس میں ایک قدیم ترین خاندان کی نسل سے ہے۔ جس سے مغربی طریقوں سے خوب واقفیت اور تجربہ ہے۔ اعلیٰ روسی حکام نے خاص طور پر اس سے یہ کام سنبھالنے کے لئے کہا ہے۔ (اسٹار)

سڑکوں پر حفاظت

نیویارک ۱۷ اگست۔ چونکہ امریکہ میں سڑک پر حفاظت کی تدابیر کی ضرورت امریکہ میں ہر سال بڑھتی ہی جا رہی ہے اس لئے حفاظت کے لئے مہم بہت بڑھ گئی ہے۔

کتے کے دانت سونے کے

لندن ۲ اگست:۔ جنوبی لیون کے مسٹر اردن کے بلڈ ہاؤنڈ کتے کے نیچے کے دانت سارے کے سارے سونے کے ہیں اس کے دانت ہڈیاں چباتے چباتے ٹوٹ گئے تھے (اسٹار)

غریب مہاجر لڑکیوں کیلئے حکومت مغربی پنجاب سے تعلیمی مراعات کا مطالبہ

متعلقہ افسران سے بیگم سلمیٰ تصدق حسین کی ملاقات

(الفضل کے اسٹاف رپورٹر سے)

لاہور ۲ اگست۔ بیگم سلمیٰ تصدق حسین نے الفضل کے نامہ نگار کو ایک بیان دیتے ہوئے بتایا کہ اس وقت سینکڑوں کی تعداد میں ایسی مڈل پاس مہاجر لڑکیاں لاہور میں موجود ہیں جو پڑھائی جاری رکھنے کی زبردست خواہش کے باوجود بھی مزید تعلیم حاصل کرنے سے یکسر قاصر ہیں۔ کیونکہ ان کے والدین تعلیمی اخراجات برداشت نہیں کر سکتے۔ بیان جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ اگر قومی نقطۂ نگاہ سے دیکھا جائے تو یہ صورت حال ہماری قومی زندگی میں صحت مندی کی علامت نہیں ہے۔ کیونکہ ایک طرف صنعت و حرفت تعلیم اور نرسنگ کے لئے تربیت یافتہ عورتوں کی ضرورت ہے۔ اور دوسری طرف جو بچیاں تربیت حاصل کرکے ان محکموں کی ضروریات کو پورا کر سکتی ہیں وہ تربیت حاصل کرنے کی مراعات سے محروم ہیں۔

سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا میں نے اس بارے میں مغربی پنجاب کے ڈائریکٹر تعلیمات عامہ اور ہسپتالوں کے انسپکٹر جنرل سے ملاقات کرکے ان کو توجہ دلائی۔ کہ ایسی غریب مہاجر لڑکیوں کی مزید تعلیم کا بندوبست کرنا نہایت ضروری ہے۔ ماہوار وظائف کے علاوہ دیگر مراعات بھی انہیں دینی چاہئیں تاکہ وہ میٹرک پاس کرکے کم سے کم اس معیار پر پہنچ جائیں۔ جو خواتین کی اکثر سروسز میں داخلے کے لئے مقرر ہیں۔

ان افسران نے ان امور پر ہمدردی سے غور کرنے کا وعدہ کیا۔ بالخصوص ڈائریکٹر صاحب تعلیمات عامہ نے یقین دلایا کہ عنقریب جے۔ اے۔ وی کلاسز جاری ہونے والی ہیں۔ جن میں داخلے کے وقت مہاجر لڑکیوں کو ہر ممکن سہولت بہم پہنچانے کی پوری کوشش کی جائے گی۔ آپ نے کہا میں عنقریب ڈائریکٹر آف انڈسٹریز سے بھی محکمہ صنعت و حرفت کے تربیتی اداروں میں مہاجر لڑکیوں کے لئے بعض مراعات کا مطالبہ کروں گی۔

سزائے موت دینے کے سوال پر غور و خوض

لنڈن یکم اگست۔ برطانیہ کے شاہی کمیشن کو چند سالوں میں سب سے زیادہ دشوار کام کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ شاہی کمیشن جس کا اجلاس یہاں ۱۸ اگست کو ہو رہا ہے۔ سزائے موت کے جاری رکھے جانے کے سوال پر غور کریگا۔ پولیس اور جیل خانے کے افسروں کے بیانات لئے جائیں گے اور کمیشن اس سلسلہ میں تفصیلی سفارشات کرے گا۔ کہ آیا برطانوی تعزیرات میں سزائے موت کو جاری رکھا جائے یا نہیں۔ کمیشن میں مشہور ناول نگار مس ایلینر سینجو بھی شامل ہیں۔ انسانیت کے کس درجہ تک پھانسی کے ذریعہ سزائے موت دینا ممکن ہے اور جیل کے دوسرے قیدیوں پر پھانسی کی سزا کا کیا اثر پڑتا ہے۔ یہ ان سوالات میں سے ہیں جن پر غور کیا جائے گا۔ برطانیہ میں گزشتہ اڑھائی سو سال سے پھانسی کے ذریعہ سزائے موت دی جاتی ہے۔ اس سے پہلے ایک تیغ سے سر قلم کر دیا جاتا تھا۔ (اسٹار)

بچوں کو آگ سے ہوشیار رہنے کی ہدایات

لنڈن ۲ اگست۔ برا ڈاسٹرز (انگلینڈ) کے اسکولوں کے بچوں کو کھیل سکھائے جا رہے ہیں جن میں انکو آگ سے ہوشیار رہنے کی ہدایات دی جا رہی ہیں۔ انکو یہ بھی سکھایا جا رہا ہے کہ پانی پینے کی نلکیاں لگی ہیں۔ انعامات میں سیونگ سارٹیفکیٹ بھی دئیے جا رہے ہیں۔ (اسٹار)

اسکول کے طلبا خود سبق منتخب کرتے ہیں

لنڈن ۲ اگست۔ کیمبرول (لنڈن) کے ایک ثانوی مدرسے میں بچے اپنے آخری سال میں ایک خاص قسم کا نصاب مکمل کرتے ہیں یہ نصاب بچوں میں خود اعتمادی اور احساس فرض پیدا کرنے کے لئے بنایا گیا ہے مضامین کا انتخاب بچوں پر چھوڑ دیا جاتا ہے اور اساتذہ محض نگرانی کرتے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ طریقہ تمام ثانوی مدارس میں پھیل جائیگا۔ جب سے یہ اسکیم شروع کی گئی ہے اسوقت سے اسکول کا کام نظم و ضبط باقاعدگی اور حاضری کا معیار بلند تر ہو گیا۔ امریکہ کے ماہران تعلیم بھی اس اسکیم میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ (اسٹار)

طہران میں پاکستان کا ملٹری اٹاچی

راولپنڈی ۲ اگست۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کرنل اصغر صادق کو طہران میں پاکستان ملٹری اٹاچی مقرر کیا گیا ہے

کرنل صادق نے ابتدائی تعلیم کیمبرج سکول ڈیرہ دون میں حاصل کی اور آکسفورڈ یونیورسٹی سے چار سال کی تعلیم کے بعد دیہاتی اقتصادیات کی سند حاصل کی اور کئی سال تک مقامی اداروں کے ماتحت عملی زراعت کا کام کرتے رہے

آپ کی عمر ۴۵ سال کی ہے آپ ایک مشاق کھلاڑی ہیں۔ آپ نے آکسفورڈ یونیورسٹی میں ٹینس اور ہاکی میں "اعزازی نشان" حاصل کئے تھے۔

مغربی پنجاب کے پہلے پاکستانی گورنر سردار عبدالرب نشتر لاہور تشریف لے آئے

ریلوے سٹیشن پر تپاک خیر مقدم

لاہور ۲ اگست آج صبح آٹھ بجے پاکستان میل کے ذریعہ ہز ایکسی لینسی سردار عبدالرب نشتر گورنر مغربی پنجاب لاہور تشریف لے آئے۔ اگرچہ صبح بارش ہو رہی تھی۔ لیکن گاڑی کے پہنچنے سے پہلے ہی سٹیشن کا وسیع پلیٹ فارم خیر مقدم کرنے والوں سے پُر ہو چکا تھا۔ خیر مقدم کرنے والوں میں مغربی پنجاب کے قریباً تمام مقتدر آفیسر مسلم لیگ کے سربر آوردہ ارکان اور دیگر زعماء شہر بھی موجود تھے۔ جب آپ پلیٹ فارم پر تشریف لائے تو فضا بینڈ کے نغموں اور زندہ باد و خوش آمدید کے نعروں سے گونج اٹھی۔ آپ نے شیروانی اور شلوار اور جناح کیپ پہن رکھی تھی۔ آپکے گلے میں زردوزی اور پھولوں کے ہار ڈالے گئے۔ آپ نے حافظ عبدالمجید چیف سکرٹری کی رہنمائی میں سرکردہ اصحاب اور لیگ کے کارکنوں سے ملاقات فرمائی۔ بعد ازاں ۵ پنجاب رجمنٹ نے آپکو سلامی دی اور پھر آپ نے گارڈ آف آنرز کا معائنہ فرمایا۔ اس کے بعد موٹر میں سوار ہو کر گورنمنٹ ہاؤس میں تشریف لے گئے۔ سڑک کے دونوں جانب دور تک عوام آپکا خیر مقدم کرنے کے لئے موجود تھے۔

چار ٹانگوں والی مرغی سب سے زیادہ انڈے دیتی ہے

سڈنی ۲ اگست۔ جنوبی آسٹریلیا کی گالیر کی دو مرغیوں نے انڈا دینے کے سلسلہ میں لوگوں کو متحیر کر دیا ہے ایک مرغی نے ۱۰ منٹ میں تین انڈے دے کر تمام ریکارڈ توڑ دئیے۔ بالی ماؤتھ کے ایک پرندہ نے ایک ہفتہ تک دن میں دو انڈے دئیے اور اس کے بعد دو ہفتہ تک دن میں ایک انڈا دیتا رہا۔ اور اب پھر اس نے اپنے پرانے طریقہ پر دو انڈے روز دینا شروع کر دئیے ہیں۔ اس مرغی کے دو بازو اور چار ٹانگیں ہیں۔ (اسٹار)

مجرم اپنے آپ کو عظیم ترین ہستی سمجھتے ہیں

نیویارک ۲ اگست۔ نیویارک میں پولیس کے افسران اعلیٰ کی ایک کانفرنس میں ایک ماہر جرائم نے بتایا کہ مجرم خود کو بہت بڑا سمجھتے ہیں جو دماغی طور پر بیمار ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا یہ سمجھتے ہیں کہ ہر شخص کو اس کی قسمت ملتی ہے اور دنیا میں ایمانداری کوئی شے نہیں ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ دماغی اپریشن یا دھکوں سے علاج ممکن ہے۔ مجرموں کو ایماندار بنا دے۔ (اسٹار)

پاکستان اور ہندوستان کی اہمیت!!

دنیا کے موجودہ حالات پر مسٹر ڈی ویلرا کا بیان

ڈبلن ۲ اگست۔ آئیر کے حزب مخالف کے لیڈر مسٹر ڈی ویلرا نے اسٹار کو ایک خصوصی ملاقات میں بتایا کہ موجودہ بین الاقوامی حالات میں جنوب مشرقی ایشیا کو جس میں پاکستان اور ہندوستان شامل ہیں بہت اہمیت حاصل ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اس مسئلہ پر بہت غور کیا ہے کہ چین پر ہندوستان کا اثر کس حد تک پڑے گا۔ اور اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ ہندوستان کا اثر بہت زیادہ ہوگا

امور عالم کے اس غیر جانبدار مبصر نے جو ہندوستان اور پاکستان اور مشرق کے دوسرے حصوں سے ذاتی طور پر واقف ہے کہا۔ دنیا کے عام حالات میں جنوب مشرقی ایشیا کو خاص اہمیت حاصل ہے مجھے امید ہے کہ ہم تباہی کی طرف نہیں جا رہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اگر دوسری جنگ عظیم کے پیمانے پر ایک تیسری عالمگیر جنگ ہوئی تو ہماری تہذیب کا بہت ہی کم حصہ باقی رہ جائیگا۔ ہم مشرق اور مغرب کے درمیان ایک مناسب مفاہمت چاہتے ہیں۔ یعنی روس اور باقی دنیا کے درمیان۔ میں نہیں جانتا روس کے مقاصد کیا ہیں۔ شاید کریملن کے باہر بہت ہی کم لوگ اس سے واقف ہوں گے۔ مسٹر ڈی ویلرا نے اپنے مختصر سے دورہ مشرق کا تذکرہ کیا۔ انہوں نے کہا میں کراچی نئی دہلی اور کلکتہ ایک بار پھر دیکھنا چاہتا ہوں۔ جب میں ذرا فرصت سے ہوں گا۔ تو ایسا ضرور کرونگا ان کی آواز سے ظاہر ہوتا تھا کہ ان کو اس بات کا یقین ہے کہ یہ فرصت کا وقت ابھی نہیں آیا۔ کیونکہ وہ آئندہ انتخابات میں آئر لینڈ کی زمام حکومت سنبھالنے پر اعتماد رکھتے ہیں)

انہوں نے کہا مشرق سے بہت کچھ سیکھا جا سکتا ہے۔ میری خواہش ہے کہ میں اطمینان سے پاکستان اور ہندوستان جاؤں اور وہاں ایک مدت تک قیام کروں اور ان کے مسائل کا مطالعہ کروں۔ (اسٹار)

قاہرہ ۲ اگست لنڈن سے کراچی جاتے ہوئے پاکستان کا جنگی جہاز "جہلم" آج اسکندریہ کی بندرگاہ پر لنگر انداز ہوگا۔ اسکندریہ میں جہلم کی آمد سرکاری طور پر ہے اور اسکندریہ کے گورنر جہاز کے کپتان اور ملاحوں کے اعزاز میں دعوت کا انتظام کر رہے ہیں (اسٹار)